



## سوال

(68) جرابوں پر مسح جائز ہے

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا جرابوں پر مسح جائز ہے؟ (ایک سائل)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جی ہاں! حدیث میں آیا ہے کہ "

"عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: «بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً، فَأَصَابَهُمُ النَّبِيُّ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِهُمْ أَنْ يَتَسَوَّخُوا عَلَى الْعَصَابِ وَالْتَسَانِخِينَ"

"ثوبان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدین کی ایک جماعت بھیجی۔۔۔ انہیں حکم دیا کہ پگڑیوں اور پاؤں کو گرم کرنے والی اشیاء (جرابوں اور موزوں) پر مسح کریں۔ (سنن ابی داؤد ج 1 ص 21 ح 146)

اس روایت کی سند صحیح ہے، اسے حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے صحیح کہا ہے۔ (المستدرک والتلخیص ج 1 ص 169 ح 602)

اس حدیث پر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی جرح کے جواب کے لیے نصب الراية (ج 1 ص 165) وغیرہ دیکھیں۔

امام ابوداؤد السجستانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ومسح علی الجرابین علی بن ابی طالب وابن مسعود والبراء ابن عازب وأنس بن مالک وأبو امامة وسهل بن سعد وعمر بن حریث، وروی أيضا عن عمر بن الخطاب وابن عباس"

"اور علی بن ابی طالب، ابومسعود (ابن مسعود) اور براء بن عازب، انس بن مالک، ابوامامہ، سهل بن سعد اور عمر بن حریث نے جرابوں پر مسح کیا اور عمر بن خطاب اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی جرابوں پر مسح مروی ہے (رضوان اللہ عنہم اجمعین) (سنن ابی داؤد ج 1/24 ح 159)

صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے یہ آثار مصنف ابن ابی شیبہ (189، 1/188) مصنف عبدالرزاق (200، 1/199) محلی ابن حزم (2/84) المعنی



لدولابی (1/181) وغیرہ میں باسند موجود ہیں۔

سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اثر الاوسط لابن المنذر (ج 1 ص 462) میں صحیح سند کے ساتھ موجود ہے، جیسا کہ آگے آ رہا ہے۔ علامہ ابن قدامہ فرماتے ہیں:

"الصحابہ رضی اللہ عنہم، مستوا علی النجارب، ولم یظہر لہم مخالفت فی عصرہم، فكان إجماعاً"

"اور چونکہ صحابہ نے جرابوں پر مسح کیا ہے اور ان کے زمانے میں ان کا کوئی مخالف ظاہر نہیں ہوا لہذا اس پر اجماع ہے کہ جرابوں پر مسح کرنا صحیح ہے۔ (المغنی 1/181 مسندہ 426)

خفین پر مسح متواتر احادیث سے ثابت ہے جرابیں بھی خفین کی ایک قسم ہیں جیسا کہ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابراہیم نخعی اور نافع وغیرہم سے مروی ہے۔ جو لوگ جرابوں پر مسح کے منکر ہیں، ان کے پاس قرآن، حدیث اور اجماع سے ایک بھی صریح دلیل نہیں ہے۔

1۔ امام ابن المنذر النیسابوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"حدثنا محمد بن عبد الوہاب: حدثنا جعفر بن عون: حدثنا یزید بن مردانہ: حدثنا الولید بن سربیع عن عمرو بن حریش قال: رأیت علیاً بال ثم توضأ ومسح علی الجرابین"

عمرو بن حریش (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے کہا: میں نے دیکھا (سیدنا) علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور جرابوں پر مسح کیا۔ (الاوسط ج 1 ص 462 وفی الاصل: مردانیہ وھونطا مطبعی) اس کی سند صحیح ہے۔

2۔ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جرابوں پر مسح کیا۔

دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (1/188 ج 1 ح 1979) وسندہ حسن

3۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جرابوں پر مسح کیا۔ دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (1/189 ج 1 ح 1984) وسندہ صحیح

4۔ سیدنا عقبہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جرابوں پر مسح کیا۔ دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (1/189 ج 1 ح 1987) اور اس کی سند صحیح ہے۔

5۔ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جرابوں پر مسح کیا۔ دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (1/189 ج 1 ح 1990) وسندہ حسن

ابن منذر نے کہا: (امام) اسحاق بن راہویہ نے فرمایا: "صحابہ کا اس مسئلے پر کوئی اختلاف نہیں ہے۔" (الاوسط لابن المنذر 1/464، 465)

تقریباً یہی بات ابن حزم نے کہی ہے۔ (المحلی 2/86 مسئلہ نمبر 212)

ابن قدامہ کا قول سابقہ صفحے پر گزر چکا ہے۔

معلوم ہوا کہ جرابوں پر مسح کے جائز ہونے کے بارے میں صحابہ کرام اجماع ہے۔ رضوان اللہ عنہم اجمعین اور اجماع (بذات خود مستقل) شرعی حجت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ میری امت کو گمراہی پر کبھی جمع نہیں کرے گا۔" (المستدرک للحاکم 1/116 ج 1 ح 397، 398)



نیز دیکھئے: "ابراء اہل الحدیث والقرآن مافی الشواہد من التہذیب والہبتان"

ص 32، تصنیف حافظ عبداللہ محدث غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1337ھ)

مزید معلومات :-

1- ابراہیم المنحی رحمۃ اللہ علیہ جرابوں پر مسح کرتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 1/188 ج 1/1977) اس کی سند صحیح ہے۔

2- سعید بن جعیر رحمۃ اللہ علیہ نے جرابوں پر مسح کیا۔ (ایضاً 1/189 ج 1/1989) اس کی سند صحیح ہے۔

3- عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ جرابوں پر مسح کے قائل تھے۔ (المحلی 2/86)

معلوم ہوا کہ تابعین رحمۃ اللہ علیہ کا بھی جرابوں پر مسح کے جواز پر اجماع ہے۔ واللہ اعلم

1- بقول حنفیہ محمد بن الحسن الشیبانی بھی جرابوں پر مسح کا قائل تھا۔ (ایضاً 1/61 باب المسح علی الخنجر)

3- آگے آرہا ہے کہ (بقول حنفیہ) امام ابوحنفیہ پہلے جرابوں پر مسح کے قائل نہیں تھے لیکن بعد میں انھوں نے رجوع کر لیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سفیان الثوری، ابن المبارک، شافعی، احمد اور اسحاق (بن راہویہ) جرابوں پر مسح کے قائل تھے (بشرط یہ کہ وہ موٹی ہوں) دیکھئے سنن الترمذی (ج 99)

سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "باقی رہا صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین کا عمل، تو ان سے مسح جراب ثابت ہے، اور تیرہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے نام صراحتاً سے معلوم ہیں، کہ وہ جراب پر مسح کیا کرتے تھے۔۔۔" (فتاویٰ نذیریہ ج 1 ص 332)

لہذا سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا جرابوں پر مسح کے خلاف فتویٰ اجماع صحابہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

جورب: سوت یا اون کے موزوں کو کہتے ہیں۔ (درس ترمذی ج 1 ص 334 تصنیف محمد تقی عثمانی دہلوی)

نیز دیکھئے البناہ فی شرح الہدایہ للبعینی (ج 1 ص 597)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ خنجر (موزوں) جوربین مجلدین اور جوربین منغلین پر مسح کے قائل تھے مگر جوربین (جرابوں) پر مسح کے قائل نہیں تھے۔

لامرغینانی لکھتے ہیں:

"وعنه أنه رجح إلى قولهما وعليه الفتوى"

اور امام صاحب سے مروی ہے کہ انھوں نے صاحبین کے قول پر رجوع کر لیا تھا اور اسی پر فتویٰ ہے۔ (الہدایہ 1/61)

صحیح احادیث، اجماع صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین، قول ابی حنیفہ اور مفتی بہ قول کے مقابلہ میں دہلوی اور بریلوی حضرات کا یہ دعویٰ ہے کہ جرابوں پر مسح جائز نہیں ہے۔ اس



دعویٰ پران کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ (شہادت، جنوری 2001ء)

هذاما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ علمیہ

جلد 1 - کتاب العقائد - صفحہ 220

محدث فتویٰ